سوال

(262) دادی کی ولایت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اگر دادا اپنی پوتی نابالغہ کا عقد اپنے لڑکے کے ہوتے ہوئے کسی سے کردے اور بعد بلوغ کسی وجہ سے پوتی نے نکاح مذکورہ کو فسخ کردیا اور شوہر کے گھر جانے سے منکر ہوئی تو نکاح مذکور فسخ ہوا یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نکاح مذکور اگر بلا اجازت لڑکی کے باپ کے ہوا ہے تو یہ نکاح درست ہی نہیں ہوا اور جب نکاح مذکور درست ہی نہیں ہوا تو اس نکاح کے فسخ کی بھی حاجت نہیں، اس لیے کہ باپ کی موجودگی میں دادا ولی نہیں ہوسکتا اور جب دادا ولی نہیں ہوسکتا تو یہ نکاح بلا اجازت ولی کے ہوا اور نکاح جو بلا اجازت ولی کے ہو باطل اور نادرست ہے۔ صحیح بخاری (3/153 طبع مصری) میں ہے:

"أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النِّكَاحَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ كَانَ عَلَى أَرْبَعَةِ أَنْحَاءٍ فَنِكَاحٌ مِنْهَا نِكَاحُ النَّاسِ الْيَوْمَ يَخْطُبُ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ وَلِيَّتَهُ أَوْ ابْنَتَهُ فَيُصْدِقُهَا ثُمَّ يَنْكِحُهَا وَنِكَاحٌ آخَرُ كَانَ الرَّجُلُ يَقُولُ لِامْرَأَتِهِ إِذَا طَهُرَتْ مِنْ طَمْثِهَا أَرْسِلِي إِلَى فُلَانٍ فَاسْتَبْضِعِي مِنْهُ وَيَعْتَزِلُهَا زَوْجُهَا وَلَا يَمَسُّهَا أَبَدًا حَتَّى يَتَبَيَّنَ حَمْلُهَا مِنْ ذَلِكَ الرَّجُلِ الَّذِي تَسْتَبْضِعُ مِنْهُ فَإِذَا تَبَيَّنَ حَمْلُهَا أَصَابَهَا زَوْجُهَا إِذَا أَحَبَّ وَإِنَّمَا يَفْعَلُ ذَلِكَ رَغْبَةً فِي نَجَابَةِ الْوَلَدِ فَكَانَ هَذَا النِّكَاحُ نِكَاحَ الِاسْتِبْضَاعِ وَنِكَاحٌ آخَرُ يَجْتَمِعُ الرَّهْطُ مَا دُونَ الْعَشَرَةِ فَيَدْخُلُونَ عَلَى الْمَرْأَةِ كُلُّهُمْ يُصِيبُهَا فَإِذَا حَمَلَتْ وَوَضَعَتْ وَمَرَّ عَلَيْهَا لَيَالٍ بَعْدَ أَنْ تَضَعَ حَمْلَهَا أَرْسَلَتْ إِلَيْهِمْ فَلَمْ يَسْتَطِعْ رَجُلٌ مِنْهُمْ أَنْ يَمْتَنِعَ حَتَّى يَجْتَمِعُوا عِنْدَهَا تَقُولُ لَهُمْ قَدْ عَرَفْتُمْ الَّذِي كَانَ مِنْ أَمْرِكُمْ وَقَدْ وَلَدْتُ فَهُوَ ابْنُكَ يَا فُلَانُ تُسَمِّي مَنْ أَحَبَّتْ بِاسْمِهِ فَيُلْحَقُ بِهِ وَلَدُهَا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَمْتَنِعَ بِهِ الرَّجُلُ وَنِكَاحُ الرَّابِعِ يَجْتَمِعُ النَّاسُ الْكَثِيرُ فَيَدْخُلُونَ عَلَى الْمَرْأَةِ لَا تَمْتَنِعُ مِمَّنْ جَاءَهَا وَهُنَّ الْبَغَايَا كُنَّ يَنْصِبْنَ عَلَى أَبْوَابِهِنَّ رَايَاتٍ تَكُونُ عَلَمًا فَمَنْ أَرَادَهُنَّ دَخَلَ عَلَيْهِنَّ فَإِذَا حَمَلَتْ إِحْدَاهُنَّ وَوَضَعَتْ حَمْلَهَا جُمِعُوا لَهَا وَدَعَوْا لَهُمْ الْقَافَةَ ثُمَّ أَلْحَقُوا وَلَدَهَا بِالَّذِي يَرَوْنَ فَالْتَاطَ بِهِ وَدُعِيَ ابْنَهُ لَا يَمْتَنِعُ مِنْ ذَلِكَ فَلَمَّا بُعِثَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ هَدَمَ نِكَاحَ الْجَاهِلِيَّةِ كُلَّهُ إِلَّا نِكَاحَ النَّاسِ الْيَوْمَ" [1]

"بلاشبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان کو خبر دی کہ زمانہ جاہلیت میں چار طرح سے نکاح ہوتے تھے: ایک صورت تو یہی تھی، جیسے آج کل لوگ کرتے ہیں۔ ایک شخص دوسرے شخص کے پاس اس کی زیر پرورش لڑکی یا اس کی بیٹی کے نکاح کا پیغام بھیجتا اور اس کی طرف پیش قدمی کرکے اس سے نکاح کرتا۔۔۔ پھر جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم حق کے ساتھ رسول بن کر آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جاہلیت کے تمام نکاح باطل قرار دیے۔ صرف اس نکاح کو باقی رکھا، جس کا آج کل رواج ہے۔۔۔

مشکواۃ شریف (ص: 161) میں ہے:

وعن سلیمان بن موسیٰ عن الزہري عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: "أیما امرأة نکحت بغیر إذن ولیها فنکاحها باطل فنکاحها باطل، فنکاحها باطل، [2]

(رواہ احمد۔ والترمذی وابوداودوابن ماجہ والدارمی)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ بلاشبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو عورت اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرلے تواس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے۔۔۔۔۔)

"وعن أبی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: "لاتزوج المرأۃ المرأۃ ولاتزوج المرأۃ نفسھا فإن الزانیۃ ہی التی تزوج نفسھا"[3](رواہ ابن ماجہ والدارقطنی)

"ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی عورت کسی عورت کا نکاح نہ کرے، نہ عورت خوداپنا نکاح کرے، پس بلاشبہ بدکار عورت ہی اپنا نکاح خود کرتی ہے"

ہدایہ کے "باب الاولیاء والاکفاء" میں ہے:

ویجوز نکاح الصغیر والصغیرۃ اذا زوجھا الولی الخ[4]

صغیر اور صغیرہ کا نکاح جائز ہے، جب ان کے ولی ان کا نکاح کریں۔۔۔ الخ درخ مختار کے باب الولی میں ہے:

"وھواي الولی شرط صحۃ نکاح صغیر"[5]

اوروہ یعنی ولی (کی اجازت) صغیر کے نکاح کے صحیح ہونے کی شرط ہے۔ اور "ردالمختار" میں ہے:

"(قولہ صغیرالخ) الموصوف محذوف اي شخص صغیرالخ فیشمل الذکر والانثیٰ... الخ واللہ اعلم بالصواب

اس کا قول: "صغیر" یہاں پر موصوف محذوف ہے یعنی: "شخص صغیر" لہذا یہ مذکر و مونث دونوں کو شامل ہے۔ (کتبہ: محمد عبداللہ (مہر مدرسہ)

---

[1]۔ صحیح البخاری رقم الحدیث (4834)

[2]۔ مسند احمد (6/47) سنن الدارمی (2/185)

[3]۔ سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (1882)

[4]۔ الھدایۃ (1/198)

[5]۔ ردالمختار مع الدرالمختار (3/55)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب النکاح، صفحہ: 463

محدث فتویٰ